سوال

(71) استویٰ علی العرش میں اہل سنت کا کیا عقیدہ ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

استویٰ علی العرش میں اہل سنت کا کیا عقیدہ ہے اور معتزلی کا کیا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس امر میں اہل سنت کے دو فریق ہیں۔ مفوضین و مادلین خاکسار کا مسلک تفویض کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب حجۃ البالغہ میں غیر کی قسم میں فرماتے ہیں۔ (واتفقوا علیا ثبات الاستواء علی العرش والوجه والضحک علی الجملة ثم اختلفوا فقالقوم إنما المراد معان مناسبة فالاستواء ہوالاستیلاء والوجه الذات وطواہا قو معلی غرہا وقالوا لاندري ما ذا رید بهذا الكلمات وہذا الاقسم لست استصح ترفع احدي الفرقتین علی صتجنحت ہتخت ہلی السۃ ص10) مطبوعہ مصر علماء نے اثبات ستوائ علی العرش پر اور وجہ اور ضحک پر اجمالا تو اتفاق کیا ہے۔ لیکن تفسیر میں مختلف ہوئے ہیں۔ کسی نے تو کہا ہے کہ ان سے ظاہر کے سواان کے مناسب معنی مراد ہیں۔ پس استواء سے مراد استیلا (غلبہ ہے) اور وجہ سے مراد ذات ہے۔ اور بعض نے ان کو بحال خود (غیر متکیف) چھوڑ دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ ان کلمات سے کیا مراد ہے۔ اس قسم (غیر منطق کی نسبت میں کسی فریق کو دوسرے پر ٹھیک طور پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ کہ فلاں گروہ اس امر میں سنت پر ہے۔ اسی طرح کتاب الاسماء والصفات میں امام بیہقی استاد ابو منصور سے نقل کرتے ہیں۔

وفیما کتب الی الاستاذ ابو منصور بن ابی ایوب بن کثیرا من متاخري اصحابنا ذہبوا الی ان الاستواء ہوالقہر والغابۃ ومضاہ ان الرحمن غلب العرش وقہرہ ص 293

کہ انھوں نے جو تحریر میری طرف لکھی اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بہت سے اس طرف گئے ہیں۔ کہ استواء سے مراد غلبہ ہے۔ اور اس آیت کے یہ معنی ہیں۔ کہ رحمن نے عرش پر تصرف کیا۔ اور اس پر اپنا حکم چلا باقی رہا۔ سائل صاحب کا یہ سوال کہ اس امر میں معتزلی کا کیا عقیدہ ہے۔ سو اس کی نسبت معروض ہے کہ ہر شخص اپنے عقیدے کو خوب بیان کر سکتا ہے۔ دوسرے کے اس کو کیا پڑی اس لئے کسی معتزلی سے دریافت کریں۔

ما اہل حدیثم وغا رانہ شنا سیم

علم کلام میں ایک طوفان بے تمزی برپا ہو گیاہ۔ کہ منطوق اور غیر منطوق امور میں فرق نہ کر کے علماء کے فہم واستنباط کی بنا پر بھی مذاہب مدون ہو گئے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے فم کو سنت قرار دیا ہے۔ اور دوسرے کے قیاس کو الحاد وزندقہ حالانکہ اہل سنت ہونے کے یہ معنی تھے۔ کہ امور منصوصہ میں سنت کے خلاف اعتقاد نہ رکھیں۔ اور غیر منصوصہ امور پر مذہبی تفریق کی بنا نہ رکھیں۔ کیونکہ جس امر کی تفصیل اور چگونگی صاحب شریعت سے ثابت نہیں اس امر میں علماء میں اختلاف پڑے۔ اور ضرور ہے کہ پڑے تو بوجہ اس کے کہ ایک کا فہم

دوسرے پر حجت نہیں کوئی فریق دوسرے کو الزام نہیں دے سکتا۔ اس طرح استواء علی العرش تو بے شک ثابت ہے۔ لیکن اس کی کیفیت ماثور نہیں ہے۔ تو اب الزام کیسا یہی امر حضرت شاہ صاحب پر جنھوں نے اس امر پر تنبیہ کی اب علماء کا کام ہے کہ اسے معقول پا کر قبول کریں یا اس سے بہتر لائیں تمت۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص199

محدث فتویٰ